

خواتین کے لیے صاف سحر افسوسی ادب

# لڑکی پرنسپل

Naewifagq.com



41	جلد
08	شمارہ
2019	نومبر

اٹھواں عدد  
0300-3264242



نیپ الشاء  
شان الحوشی  
تیصرگارہ  
سعید احمد  
ظاہر الحوشی  
بخاری احمد  
روین انعام

بانی صدیقہ  
صدیر علی  
صدیقہ  
ناہب صدیقہ  
گوہر لیڈر  
هدیرہ معاون

نکن آل پاکستان نیوز پیڈن سوسائٹی  
نکن کوئسل آف پاکستان نیوز پیڈن لائیٹن  
نکن چیمبر اف کامرس



[www.naeyufaq.com](http://www.naeyufaq.com)



Aanchal & Hijab  
Official Group



/women.magazine

# اللہ سے مارے جائیں

## مکمل ناول

- |     |                             |
|-----|-----------------------------|
| 60  | محبیت اعتبر پا کر حمیر علی  |
| 116 | عشق دلیں چن جھلی صائمہ قریش |
| 154 | تم جو آئے اُزدیا            |

## افسانہ

- |     |                           |
|-----|---------------------------|
| 48  | وقت کی بات رفاقت جاوید    |
| 112 | زندگی کا فلسفہ کائنات غزل |
| 148 | اموال احساسیت نداحسین     |
| 182 | سو رجمیں شفایہ فرجت جسین  |

## انتباہ

- |    |                             |
|----|-----------------------------|
| 14 | میرہ سرگوشیاں               |
| 15 | انور اللہ انور محمد         |
| 15 | حکیم خان حکیم نعت           |
| 16 | در جواب آں مدیرہ در جواب آں |

## دانش کدو

- |    |                           |
|----|---------------------------|
| 20 | مشائق حرمۃ الشیخ رینا آتا |
|----|---------------------------|

## ہمارا آنچل

- |    |                   |
|----|-------------------|
| 24 | کرن شہزادی انڑویں |
|----|-------------------|

## سلسلہ وار ناول

- |    |                                |
|----|--------------------------------|
| 26 | تیرن لف کر رہونے تک اقرصیغراہم |
| 84 | اکائی عشاکوثر سدار             |

## ارٹیکل

- |     |                                  |
|-----|----------------------------------|
| 186 | عالیٰ طرف عائشخان سو رجمیں شفایہ |
|-----|----------------------------------|

پبلیش رشتا ق احمد مسعودی پرنٹ جیل حسن مطبوعہ ابن حسن پرنٹ پریس ہاکی اشیزیم کراچی  
دفتر کا یا 81 پنجرہ بیگن، بائی ٹک آف یا کستان، اسٹریٹ یہ زاد آنچل پریس کراچی 75510



سرورق: فریمنہ اباز ..... آرائش: روز بیوی پار ..... عکاسی: موسیٰ رضا

مستقل سلسلہ

206	میمونہ علوان	190	یادگار الحج	بیاض دل
209	شہلا عامر	192	آمینہ	ڈشم مقابلہ
221	ایمان وقار	195	تمہے پوچھیے	نیرنگ خیال
	شہلکا کافش			دوسست کا پیغام آئے
224	زاہد حمد	199	آپ کی صحت	ڈاکٹر شائستہ فراز

خط و کتابت کا پیدا: "آنچل" پوسٹ بنس نمبر 75 کراچی 74200 / فون: 021-35620771/2

موبائل نمبر: 0300-8264242 | لکار مطبوعات نئے افغانی سبکی کتب شہنشاہی میل  
E-mail: Info@naeyufsaq.com



بیوں ممالک میں ایف فارمیٹ ہر ماہ اپنے پسندیدہ ڈائجسٹ بذریعہ ای میل پی ڈی ایف فارمیٹ میں حاصل کریں  
تفصیلات کے لیے مندرجہ ذیل ای میل پر رابطہ کریں۔

[urdusoftbooks@gmail.com](mailto:urdusoftbooks@gmail.com)

[urdusoftbooks.com](http://urdusoftbooks.com)

یہ سروں بذریعہ پے پال مناسب قیمت پر دستیاب ہو گی

بذریعہ ای میل رابطہ کرنے کے لیے یہاں **کلک** کریں

# شکر لیالی

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

نومبر ۲۰۱۹ء کا شمارہ آپ کے ذوق مطاعد کی تکمین کے لیے حاضر ہے۔  
جب معمول آپ کی پسند کے مطابق سجائے سنوارنے کی مجر پور کوشش کی ہے امید ہے کہ آپ کی پسند کی کسوٹی اور معیار پر پورا اترے گا۔

ملکی حالات کے بارے میں کچھ کہا بھی نہیں جاسکتا ہی چب رہا جا سکتا ہے۔ ہر طرف پریشانی کا عالم ہے۔ مہنگائی نے سب کو ہی حواس باخث کر رکھا ہے۔ ہماری میخت جوڑا رے جڑی ہے وہ کسی طرح قابو میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ حکمران ہر بار مزید مہنگائی کی خبر بہت اطمینان سے ناتے ہیں ساتھ ہی یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ دو سال تک مہنگائی میں مزید اضافہ ہوتا رہے گا اور غالباً اس مہنگائی کے حل کے لیے حکومت نے لٹکر خانے کھول دیے ہیں۔ کاش کوئی مشیر، کوئی قابل وزیر ان لٹکر خانوں کے بجائے کارخانے کو نئے کامشوہ دیتا۔ کم از کم بے روزگار افراد کو عزت سے روزی کمانے کا موقع تو میر آتا۔ لٹکر خانوں سے بے روزگاری کا مدد ادا تو کیا ہو گا البتہ وہ افراد جو مجبور انہی سکی کچھ مخت مزدوری کرتے تھے اب وہ بھی مفت کی روشنیاں توڑیں گے۔ یعنی ہڈ رام بنانے کی پوری تیاری ہو رہی ہے۔ محنت کے بجائے اب لوگ آرام سے بیٹھ کر کھانے اور سونے کو ہی اہمیت دیں گے۔ اگر حکومت کھانے پینے کی چیزوں پر لیکس لگا کر اس رقم سے عی کوئی ایسا کام کر دے تو کیا عوام کا فائدہ نہ ہو گا؟ جس سے غریب کے گمرا کے چوپے جلتے رہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ کیا ان لٹکر خانوں سے پینے کے لیے کپڑوں کا بندوبست بھی کیا جائے گا۔ جب یہ منصوبہ ختم ہو گا تو ان لٹکر خانوں کے عادی کیا کریں گے؟ کیا یہ کام کسی بیرونی حکمت عملی کے تحت کیا جا رہا ہے کہ پاکستانی قوم کو بے حس ناکارہ کر دیا جائے تاکہ وہ کسی بھی قسم کے احتجاج کے قابل ہی نہ رہیں۔

چھوڑیں میں بھی کس مسئلے میں الجھنی ہوں۔ میں اپنی تمام قاری بہنوں کی شکرگزار ہوں جو اس قدر خلوص و محبت سے پوش آتی ہیں۔ آپچل وجہ آپ کے اپنے پرچے ہیں یہ آپ کی پسند کا طویل خاطر رکھتے ہوئے ہی ترتیب دیے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اپنے مجر پور تعاون اور محبت سے بھیش کی طرح ہمارا ساتھ دیں گی اور اپنے پیغمبیر مشوروں سے نوازتی رہیں گی۔ اب چلتے ہیں اس ماہ کے ستاروں کی جانب۔

اس ماہ کے ستارے:

رفاقت جاوید، عائشہ خان، حمیرا علی، کائنات غزل، ندا حسین، ام زدیا، فرحت جبین۔  
اگلے ماہ تک کے لیے اللہ حافظ۔

مدیرہ  
قیصر آرا

# نعت

لب پر آقہ اللہ کا نام ہے روشن  
 قریبِ دل تمام ہے روشن  
 اسمِ احاطہ اللہ روشنی سے ہی  
 روشنی کا نظام ہے روشن  
 ذکر خیر الانعام کے صدقے  
 صبح روشن ہے شام ہے روشن  
 جل اشٹے یہی چراغ لفظوں کے  
 نعت کا اہتمام ہے روشن  
 عشقِ احاطہ اللہ کے لفظ سے دل میں  
 حرست نہ تمام ہے روشن  
 میری اوقات ہی حکیم ہے کیا؟  
 ان سے میرا مقام ہے روشن

حکیم خان حکیم

# حکیم نہاد

وجود اول وجود دائم وجود یکتا وجود ہر سو  
 اس میں شرح نابود ایک نکتہ تو بحر و سعت تو بود ہر سو  
 ازل سے میرا شعور ہستی ہے غرق میری تقلیوں میں  
 سمث چکلی ہے حیات میری، تری محبت کا درد ہر سو  
 کہاں کے مشرق کہاں کے مغرب کہاں کی جھیں کہاں کمیں  
 تو بے کراں بے کراں تجھی تو ارتقائے نمود ہر سو  
 تو لا مکاں کا مکین ہے لیکن ترا مکان ایک قلت میرا  
 میں و سعتوں میں ہوں تیری شال اگر میرے ہیں حدود ہر سو  
 ہے پر تو جلوہ تبارک جب آخری منزل عبارت  
 کہاں سے انور وہ لائیں کہ ہونصیب شہود ہر سو

انور اللہ انور



### مشاقِ احمد قشتنی

ترجمہ۔ ہر جان موت کا مزدھجھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدالے پورے پورے پانے والے ہو۔ پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے بے نیک وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی چیز ہے۔ (آل عمران۔ ۱۸۵)

تقریب آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اس حقیقت کا بھرپور اعکشاف فرمادے ہے کہ یہ دنیا اور اس دنیا کی ہر چیز ختم ہونے والی ہے۔ یہاں کی ہر چیز اور ہر فرش کو وقت مقرر ہے پر موت آئے گی۔ یہ دنیا اور اس کی زندگی مختصر ہے۔ چاہے انسان جتنا اچھا نیک ہو یا بدکار خطا کا ذسب کو ایک شاید دن مرنا ہے اس سلسلے میں کسی کے ساتھ کوئی اتفاق نہیں بردا جائے گا فرق اگر ہو گا تو مرنے والے کے اعمال کی بنا پر ہو گا۔ انسان مرنے کے بعد بنا قیامت اپنے اچھے اعمال کے باعث علیمن میں روزی قیامت یا روز آختر تک انتظار کرے گا۔ درہ میں جتنی لوگوں کی آرام گاہ کی جا سکتی ہے۔ کفر و مُرک کرنے والوں اور اسے گناہوں پر اصرار کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ سے منہ محوڑنے والوں کو جتنی میں تقدیر کر دیا جاتا ہے۔ یہ مقام نافرمان اور جنمی لوگوں کی انتظار گاہ ہے جہاں وہ یوم حساب تک قیدر ہیں گے اور جنم کے ادھ ابوب کامزہ و چکھ رہے ہوں گے۔ اس سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ نیک کار جواہام الہی اور سعیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چلتے ہیں اُبیں یوم حساب سے پہلے بھی اور حساب کتاب ہونے پر بھی اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا رہے گا اور روز حساب کے بعد وہ جنت میں لیٹیں فاما رام کی زندگی ززاریں گے۔ اس لیے بے اعمال سے بچنے کے لیے ہر لمحہ ہر پل کوش کرنی چاہیے۔ رات دن اپنی عاقبت کی فکر کرتے رہنا چاہئے۔ یہ دنیا اور اس کے تمام نوازات عارضی اور فریب ہیں کیونکہ انسان کا اڑی و دم شیطان جس نے اللہ تعالیٰ سے انسان کو ہمکار پھسلانے اور دنیا کو خوبصورت پر کوش بنا گرپیں کرنے کی مہلت لے رکھی ہے۔ انسان کو درغلانے بہکانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں اپنا نائب مقرر فرمایا ہے اسے اپنے بندوں پر بناہ اعتماد کئے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے شیطان مار دو دے فرمایا تھا کہ ٹھاں اور سچے بندے تیرے بہکا دے میں نہیں آئیں گے۔ وہ انسان جس کا حلقوں اپنے رب سے کمزور ہوتا ہے شیطان کے فریب میں آ کر دنیا کی لذتوں کی شیطانی ولدمل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ شیطان کا تو کام ہی دھوکا دینا فریب کرنا اور دوسروں کے ذریعے انسان کو اندر سے تو نہ اور بیکھانا ہے۔

آیت مبارکہ میں اس حقیقت کا بیان ہے کہ موت ایک اٹل حقیقت ہے اس سے کوئی نیک نہیں سکتا۔ درسرے یہ کہ جس نے دنیا میں اچھا یا برا جو کچھ بھی کیا ہو گا اس کے مطابق پورا پورا صرف رو دیا جائے گا۔ تیرے پر کہ کامیابی کا معیار بھی ہتا دیا گیا ہے کہ اصل کامیاب وہ ہے جس نے دنیا میں رہ کر اپنے رب کو راضی کر لیا جس کے نتیجے میں وہ جنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ چون تیرے کردنیا کی زندگی فریب کا سامان ہے جو اس سے داں پیچا کر لکھ گیا وہی خوش نصیب اور کامیاب رہا اور جو اس کے فریب میں بھنس گیا وہ ناکام دنما رہی رہے گا۔

ترجمہ۔ ہاں تقریب تم لوگ ہو کر دنیا میں تم نے ان کی حمایت کی لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن ان کی حمایت کون کرے گا؟ اور وہ کون ہے جو اون کا وکیل بن کر کھڑا ہو سکے گا؟ (السادہ۔ ۱۰۹)

تقریب آیت مبارکہ میں الہ ایمان کو تکریب کی جا رہی ہے کہ وہ کسی کی رشتے یا کسی سے دوستانہ تعلقات کی بنا پر کفر و بد اعمال



اقرائص میر احمد

وعدوں کے ساتھ ساتھ بہت دور تک چلیں  
 تھا مے تمہارا ہاتھ بہت دور تک چلیں  
 بادل، ہوا، سراب، ستارے ہزار ہا  
 ہم لے کے کائنات بہت دور تک چلیں

### (گزشتہ قسط کا خلاصہ)

زید کی آمد پر گھروالے بے حد خوش نظر آتے ہیں لیکن سودہ ٹھیک طرح سے خوش بھی نہیں ہو پاتی کیونکہ عمرانہ کے بگڑے تیوار سے خوف میں بچتا کی رکھتے ہیں۔ جب ہی وہ زید کا لایا ٹھس گلے سے اتار دیتی ہے اس پر زید کافی ناراض ہوتا ہے لیکن وہ محال ملے کی تہہ تک پہنچنے سے قاصر رہتی ہے اور سودہ کی سیلی سادگی اور مخصوصیت زید کو اس کا دیوانہ بنائے دیتی ہے۔ سودہ بھی آئندہ زید کی باتوں پر عمل کرنے کا وعدہ کر کے اس کا موذ خٹکوار کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اشراخ خراب موسم میں ملازمت کی سازش کا شکار ہو جاتی ہے۔ ایسے میں چوکیدار بھی اسے خوب ہر اسلام کرتا ہے۔ ملازمت کی گرفت سے خود کو چھڑا کر وہ پسمند میں چھپ جاتی ہے لیکن جلد ہی وہاں کے اندر ہمیرے سارے اور ٹھشن کے سبب اس کو باہر لکھنا پڑتا ہے چوکیدار اور ملازمت میں لا کر کی چاہیوں کا مطالیہ کرتے ہیں اور اس کی لاعلی پر خوب تشدد کرتے ہیں۔ اشراخ کو اس دروان اپنی ضداورانہ کی بھاری قیمت ادا کرنا بڑی ہے کہ اس کی سوچ میں یکسر بہت سی تبدیلیاں آ جاتی ہیں۔ باقی نوفل کو فون کر کے اشراخ سے بات نہ ہونے کا لہتی ہے۔ دوسرا طرف بارش اور خراب موسم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نوفل فوراً وہاں پہنچتا ہے۔ گیٹ پر تالا دیکھ کر اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہو جاتا ہے۔ اندر اشراخ کو نیم بے ہوشی کی حالت میں دیکھ کر وہ مزید پریشان ہو جاتا ہے۔ اشراخ اسے اپنے سامنے دیکھ کر اسے تمام حقیقت سے آگہ کرتی ہے کہ کس طرح چوکیدار اور ملازمت نے اسے تند دکان خانہ بنایا اور سارے اسماں لے کر فرار ہو گئے۔ دوسرا طرف وہ نوفل کے سامنے اپنی علیقی کا بھی اعتراف کرتی ہے۔ اس وقت وہ عجیب خود رزی کا شکار ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے میں نوفل اس کا بھرپور ساتھ دیتا ہے۔ وہ ملازمت اور چوکیدار کو بھی پکڑوائے کی کوششوں میں لگ جاتا ہے۔ زید شاہ زیب کو سمجھاتا ہے کہ جذبات میں آ کر وہ عروہ کو پانے کی حفاظت نہ کرے لیکن شاہ زیب اس بات پر پورا یقین رکھتا ہے کہ اس کی محبت یک طرف ہی اور زید مضبوط کردار کا لک ہے۔ **(اب آگے پڑھئیں)**

# لور کی تاریخ

## رفاقت جبادیہ

کرے دریا نہ پل مسماں میرے  
ابھی کچھ لوگ ہیں اس پار میرے  
وہیں سورج کی نظریں تھیں  
جہاں تھے پیڑ سایہ دار میرے

"اباتی آپ نے درست فرمایا اگر آپ کے حراج پر  
گراں نہ گزرے تو کچھ عرض کروں۔" امتن نے نظریں  
چھکائے ہیکی سے کہا۔  
"ہاں یوں آج سے پہلے تو اس عرضی کی ضرورت محسوس  
نہیں ہوتی تھی جسمیں آج میں نے کون سی انہوں بات کہہ  
دی جو اجازت لینے کی ضرورت پڑی۔" وہ طفرہ لمحے میں  
بوئے اور عنید کے شیشوں سے اسے بغور دیکھنے لگے۔

"اباتی ہر انسان اپنا بھلا اور فائدہ دیکھ قدم اٹھاتا ہے  
بعض اوقات غلط فیصلے کا احساس ہوتے ہی پورن لیما بھی  
ضروری ہو جاتا ہے، ہم نے بچوں کی زندگیوں کے فیصلے  
کرنے میں بہت جلد بازی سے کام لیا ہے۔ اپنی بڑی پوتی  
حتاکوئی دیکھیے کہ آپ نے اسے بیٹک بھی مل نہ کرنے دیا  
اور چچا کے گھر خصت کرو یا اس کا انعام آپ کے سامنے  
ہے۔" وہ فرم دیجھے لمحے میں بولے۔

"اس میں میرا کیا صور ہے؟ قدرت کے فیصلے ہیں کہ  
اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹا دیا لیکن میں وہی طور کر گزرو اور  
جسمانی طور پرست ہے تو اس میں کسی انسان کا دھل تو نہیں  
ہو سکا۔ تمہارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ تم اٹی سیدھی  
کتابیں پڑھ کر مرد ہو گئے ہو۔ اپنی ماں سڑی تکن ہی رہو بیٹا۔  
اسی میں تمہاری بہتری ہے اور اگلی نسل بھی ہر طرح کے مسائل  
سے محفوظ رہے گی۔ کتابیں انسان کو بیکار بنا دیتی ہیں۔"

راو امتن الحنف اپنے والد کے سامنے سر جھکائے ان کی  
ڈانت ڈپٹ سن رہے تھے۔ بھاری مجرم ایسی ہوئی تھیں  
سناروز کا معمول تھا۔ اس لیے اپنے دلائل سے رام کرنے کی  
ان میں ہمت نہیں تھی۔ کوئی کائنات نہیں انہوں نے والد کی کسی  
تصحیث و مشورے کو ٹھرایا تھک نہیں تھا۔ میل و قال تو دور کی  
بات تھی۔ جیسے کلفت آمیز باتیں سننے کی انہیں عادت سی  
ہو گئی۔

"میری بات سن رہے ہو کر کالوں میں روئی ٹھوٹیں لی  
ہے تم نے۔ جاؤ یہاں سے اپنی بیٹی کو سمجھاؤ کہ دس جماعتیں  
پڑھ کر تم نے جو پہاڑ کھود کر ہیرے جواہرات کے انتار لگا  
دیے ہیں، میں وہی کافی ہیں۔ میں پڑھ کر کوہ ہمالیہ سرہنہ کیا تو  
قیامت نہیں آ جائے گی اس کی شادی کی تیاری کرو۔ تمہاری  
پہنچی نے اس دن کے انتظار میں بہت بمرحلہ کامٹا ہرہ کیا  
ہے۔ اس کا بچہ جوان اور برسرعہ گارہ پہے اس نے آج تک  
اپنے خاندان بھر کی ذمہ داری اٹھائے ہی۔ اسی اف تک نہیں کی  
آج تک اپنی تھیت سے بات کرنے کی ہمت نہیں کی۔ یاد  
رکھوں زمانے میں ایسے لے کے چڑاغ لے کر ڈھونڈنے سے  
بھی نہیں ملتے زوٹی کو بہت خوش رکھے گا۔ اگر اس نے کافی  
میں داخلہ لیا تو اسے شتوں کی نہیں ہو گئیں ہوں گے ذرہ  
تھیں ایسا داماد نہیں ملے گا جو خاندانی ہو۔" وہ تھتی سے  
بولے۔

# میری کائنات میری کائنات

## حسیر اعلیٰ

ایک ہی شخص میری دعاؤں کا محور ٹھہرا  
وہ میری صبح، میری شام، میری کائنات ٹھہرا  
دل دھڑکتا ہے تو دھڑکن میں وہی شامل ہے  
وہ میری روح میں شامل، میری زندگی ٹھہرا

”آپ بھی تو دل فقط محبت کے بھی بول دیا کریں۔“ ایک ہو چکا تھا۔ اسارہ کا وجود خاکستر کر کے وہ یونہی انجان بن جایا رواتی ساقوہ بے ساختہ ہی اسارہ کی نوک زبال پا ٹھہرا۔  
حلاںکہ وہ اپنے لفظوں و جذبیوں اپنی ریاضتوں کی نادری کا ٹکوہ کر کے بیشہ ہی پچھتالی تھی اور آج تیرکمان سے تکل چکا تھا وہ یہ حملہ کہہ کر پچھتائی۔  
”ایک تو بچھے یہ بھی میں نہیں آتا کہ یہ محبت ہوتی کیسی تھا۔ واش روم کے دعاوے سے لگ کر اس نے اپنے آنسووں پر لگائے ضبط کے پھرے ہنادیے تھے۔ بہت دیرودنے کے بعد بیشہ کی طرح اس نے خود ہی اپنے آنسو صاف کیسا اور ایک کھول کر چھرے پر مانی کے حصہ نہ رہے۔ وہ جانشی مصطفیٰ کو اس کی متور آنکھیں بھی نا ٹوار گز ریں ہو گئیں مگر میں آنسووں کا گولا انک گیا۔  
چاہے جانے کی خواہش کے نہیں ہوتی مصطفیٰ۔

میں نے آپ کو اپنے دل کے سکھان پر شمار کھا ہے۔  
ایک بے آواز چرکی اس کے لبوں سے آزاد ہوئی۔ ”لیکن میں اس کا اظہار کر کے بھی ہر بار پچھتالی ہوں۔ بیوی ہوں آپ کی کیا یہ میرا حسینیں کہ آپ مجھ سے کہیں کہ آپ کو بھی ضرور جاتی تھی۔ وہ خوب صورت بھی اور اپنی خوب صورتی سے بے نیاز بھی اور یہ بے نیازی اسی کے حسن کو عجیب سی تکلفت بخوبی تھی۔ وہ آئینے میں مقید گس کوئی نہیں دیکھ رہی تھی۔ اپنے غایر سے بہت کر اس کی بصالش اس وقت کھلانے میں ناکام رہی؟“ وہ پھر سے اپنے کام میں منہک



عشناؤثر سردار

کیا زمین کیا آسمان کچھ بھی نہیں  
ہم نہ ہوں تو یہ جہاں کچھ بھی نہیں

دیدہ و دل کی رفاقت کے بغیر  
فصل گل ہو یا خزاں کچھ بھی نہیں

**(گزشتہ قسط کا خلاصہ)**

رجت سنگھ اچانک حملہ کرنے والے سانس کو مار کر پھینک دیتا ہے فاطمہ بی بی اس کی مخلوق نظر آتی ہیں جبکہ رجت سنگھ کو یہ سب کی سازشوں کا حصہ لگتا ہے۔ نواب زمان اُنگ میئے کی جدائی میں افسروں اور طبلوں ہوتے ہیں۔ تاج بیگم ان کی مزاج پر ہی کے لیے آتی ہیں تو انہیں ہمت دلاتی ہیں۔ دوسری طرف وقار الحن کی کوئی خیر خر نہ ملتے پرانا کامل مضطرب ہوتا ہے۔ ایسے میں فاطمہ بی بی انہیں بھرپور وقت دیتی ہیں اور انہیں ہر خیال کو جستنے کا مشورہ دیتی ہیں۔ جنت بیگم مسلم لیک کی مخالفت میں کاغذیں میں شامل ہو جاتی ہیں۔ انہیں مسلمانوں کا الگ ڈلن کا مطالباً بالکل پچکانہ محسوس ہوتا ہے۔ ہندو بھی اس سلسلے میں انہیں خوب استعمال کرتے ہیں۔ دوسری طرف ان کے والد کے پرانے ملازم جنت بیگم کے یہ خیالات جان کر افسروں ہو جاتے ہیں لیکن جنت بیگم انہیں خاموش کر دیتی ہیں۔ رجت سنگھ بھی پاکستان کے قیام کا منتظر نظر آتا ہے اور اس کی ولی خواہش ہوئی پی کر وہ بھی اس پاک سرزین پر بجھہ کرے۔ فاطمہ بی بی سے وہ اجازت طلب کرتا ہے تو وہ اس کے بد لدیے پر چونکہ جانی ہیں۔ ریحان میاں کی صورت بدلتے والے انہیں تھے۔ اپنی ہمدردی اور دکھادے کا خول اتنا رکروہ ایک مرتبہ جنت کے ہمراہ سازشوں میں مکن ہو جاتے ہیں۔ تھہائی میسر آتے ہی وہ فاطمہ بی بی کی بے بی اور زندگی کی بے روی کا اشارہ کرتے ہوئے اپنی خدمات پیش کرنے کا کہتے ہیں۔ یہ گفتگو فاطمہ بی بی کو مشتعل کر دیتی ہے جب ہی ان کا ہاتھ ریحان میاں کے چہرے پر شان چھوڑ جاتا ہے۔ وقار الحن فاطمہ بی بی سے دور ہونے کے باوجود ان کے لیے مضطرب و برقرار رہتے ہیں اگر چہ جنت بی بی کی سازشوں سے انہیں بچانے کی خاطر یہ بھرپور ہوں نے مولیا تھا لیکن اپنا یہ فصل انہیں ابھی میں جتنا کیے رکھتا ہے جب ہی وہ فاطمہ بی بی سے سرزین پر ملنے کا عہد دیا ہے اسے باندھتے ہیں۔ وقار الحن انہی سوچوں میں مگن ہوتے ہیں کہ اپنے کوئی شخص ان پر واکرستا ہے اور صاف کہتا ہے کہ فاطمہ ناظم الدین نے اسے نواب صاحب کے قتل کے لیے بھجا ہے۔ دوسری طرف جنت بی بی نواب محل میں جا کر نواب صاحب سے ملتی ہیں اور انہیں فاطمہ کے خلاف اکسلی ہیں۔ نواب صاحب وقار الحن کے نتعلق اسفار کرتے ہیں تو وہ لا علیٰ کا ظہار کرتی ہیں اور اس خدشے کا بھی ذکر کرتی ہیں کہ فاطمہ بی بی

# نیک اخلاق

## کائنات غزل

بھی خود پہ بھی حالات پہ رونا آیا  
 بات نکلی تو ہر ایک بات پہ رونا آیا  
 ہم تو سمجھے تھے کہ ہم بھول گئے ان کو  
 کیا ہوا آج یہ کس بات پہ رونا آیا

انہوں نے تعمیدی لفاظ اپنے سارے پڑالیں گر کر  
 عمارہ یا سر نے اثاثت میں سرہاد دیا۔ انہوں نے والی شخصیت کو  
 کی ساہی میں ان کا تناسب سراپا سوچنے لیے ہوئے تھے۔ دیکھ کر وہ ایک دم کرنی سے اٹھ کھڑی ہوئیں اور دیکھنے سے ان  
 مطمئن ہو کر ایک نظر اپنی آنکھوں لو دیکھا۔ جہاں گھر سے دمکوں  
 کے لب واہوئے ”یا سر“ پکھ دی تو وہ بھی ان کی آنکھوں میں  
 کی چھاب تھی۔ فوراً انہوں نے گلاس آنکھوں پر لگا کر دکھ  
 دیکھتے رہے جیسے کہ کہنے کے لیے انداخت تھب کر دے ہوں۔  
 آنکھوں پر سفید بال کا اضافہ ہو گیا تھا ان چھ سالوں میں  
 چھپائے ہیں کلر کا اسکاراف اپنے سر پر پہن لیا۔ اب میڈم عمارہ  
 گھر سے ہی کلر کا اسکاراف اپنے سر پر پہن لیا۔ اب میڈم عمارہ  
 یا سر تریا حصہ۔

”بہت غرور ہے تاں چھیں خود پر عیال..... دنیا بال سے  
 ان کی ماں جھین کر بہت سکون سے ہوت۔ لویہ سکون ختم کرنا  
 اپنا غرور چھیں مبارک ہو“ ایک انواع میں کارڈ ان کی جانب  
 بڑھایا۔

”میں نے ان کی ماں کا بندوست کر لیا ہے“ انہوں نے  
 باہم شہزادیاں اخوبی کا لذت میں پر کھا اور بروازہ گبور کر گئے۔  
 .....\*

”سن تو تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے؟“ اس نے یاس کے  
 کندھے کو بلایا۔

”یہ کون سا وقت ہے محبت کا پیانہ تاپنے کا؟“ وہ کروٹ  
 بدلتے ہوئے گویا ہوا۔

”پیاڑا تاں.....؟“ عمارہ نے اصرار کیا۔  
 ”بس ہے تو ہے تھوڑی کیا اور زیادہ کیلئے وہ بات بتاؤ جس  
 پاش ہو جائے گا۔

”میں..... بھی جوں انہیں؟“ وہ ایک بار پھر گویا ہوئی۔ میرم  
 کے لیے یہ پوچھ دی ہو؟“ یاس نے اپنے اوپر بل کھیکھ کیا۔

آج نہ جانے کیوں ان کا دل عجیب انداز میں ہڑک رہا  
 تھا۔ کافی تھی کہ بھی طبیعت میں بے جھنگی میں ہوئی۔  
 کافی گست سے لپے اُس وکھنچتیں تک رنگ بری گئی تیلیوں میں  
 انہیں عیال یا سر کی ہٹھیہ نظر آ رہی تھی۔ اُس پہنچ کر خود کو ٹکتف  
 کا مول میں صروف کیا۔ یہ سب میں عیال کو کسی عورت کے  
 ہمراہ دیکھنے کے سبب تھا۔ ان اب تک بھل رہا تھا۔ تھی تھی  
 کے ماضی میں لے جا رہا تھا۔

”میں..... آپ سے ملے کوئی صاحب آئے ہیں۔“ ان کی  
 استشنت نے انہیں حال میں لا پڑھا۔ وہ خاموشی سے اسے  
 دیکھتی رہیں اور سوچنے لکھنی اگر ان میں سے کسی ایک بھی نچیرہ یا  
 پانچ ہزار اشوٹش میں سے کسی ایک کوئی ان کے ماضی کے  
 بارے میں بھٹک گئی جائے تو ان کے فڑا اور غرور کابت پاش  
 پاش ہو جائے گا۔

”میں..... بھی جوں انہیں؟“ وہ ایک بار پھر گویا ہوئی۔ میرم

# بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## سائے قریشی

میری خاموش نگاہوں کو چشم نم سے نہ دیکھ  
میں رو پڑا تو دلوں کے طبق ہلا دوں گا  
یونہی اداس رہا میں تو دیکھنا ایک دن  
تمام شہر میں تھاں بچھا دوں گا

(گزشتہ قسط کا خلاصہ) کوش کرہی تھیں جو شیخ کو فون کرتا سے اپنے والہو آئے

حسن کو ہوش آتا ہے اور اسے پہلا خیال مجید کا آتا ہے۔ کاتھا ہے جس پر شیخ پریشان ہو جائی سے سکیر و جاہت کو مگر آنے کی دعوت دیتی ہے تو وہ خوشی سے قول کر لیتا ہے خود کمرے سے نکل جاتا ہے شیخ جمیل کی طرف سے فرمد ہوئی اسے کال کرنی ہے جس پر جشد اسے خخت ست سن اکر

رباط مقطوع کر دیتا ہے۔ تب علی رافی شیخ کو ضطرب دکھل کر اس سے استفسار کرنی ہیں۔ جس پر شیخ اپنی حسن کی بیوی کا چھوڑ جانے کا بتاتی ہے۔ رافی کو اس بات پر یقین نہیں آتا۔ باو آپا شیعہ کو اسلامی ہیں کہ وہ حسن کے فیضے کے خلاف کلی قدم اٹھائے گر مجید کو حسن کے سیجے گے کاغذات پر یقین نہیں

سکندر ہاؤس میں ایک بار پھر سردمہری عروج پر تھی۔ ردا لئے کاموں میں صروف رہنے لگی تھی لور مسز سکندر کے پاس بھی گھر کے سوکھیڑے تھے جن کو پہنچاتے پہنچاتے سارا دن نظر جاتا تھا۔ سکندر بھی اپنی دنیا میں ملن تھے۔ ان دوں وہ ایک اور نمائش کے لیے کام کرنے میں صروف تھے۔

آج مجھ ہی احر مسز سکندر سے ملن آیا تھا اور جاہت کی طرف سے بیجے گئے تھاں کے حوالے کے تھے۔

”اگر وجاہت بھی آجاتا تو کتنا احماہ ہوتا“ شام کی چائے ہتھے ہوئے مسز سکندر وجاہت کی بیچی ٹھیک شال کو دیکھتے ہوئے بیوی۔

”ای بھائی نے آنا تو قابوں کہہ رہے تھے کہ ابھی صرف دو بیغتے کے لیے اسکیں گے اس لیے وہ گریں کی چھینوں میں آئیں گے۔“ دوسرے اُبیک بار بھر تباہی۔

”اللہ کے ایسا ہی ہولو تم نے تو اپنی چیزیں دکھائی ہی نہیں۔“ مسز سکندر نے دو اکی طرف دیکھ کر کہا تو افکے پل وہ اپنی چیزوں کا بیک اٹھا لائی اور وجاہت کی طرف سے بیچی گئی چیزوں سے

غم و غصہ و رنج و اندوہ و حرماں  
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے  
کرے جس قدر شکر نعمت وہ کم ہے  
مزے لوٹی ہے زباں کیسے کیسے

بیخت کی رات اماں جی کے گمراخوب رونق لگی ہوئی  
کی روشنی کو اپناتے ہوئے تیریں کے شعبے کو اپنالیا تھا۔  
تمی۔ پینا، بیٹی، بہو اماں جی کے چاروں بنچے آج اماں  
آج وہ ایک مشہور کالج میں چکھاری گی۔ شادی شدہ گی اور  
ایک شہریں تیمگی۔ جیساں ایک میلے تسلی ہپنی میں سافٹ  
دوسروں کو سنائی جا رہی تھیں۔ اس دوران خوب شفیعے لگے  
رہے تھے۔ یعنی آج کی رات اماں جی کے گمراخوب کام  
خوا اور اماں جی ایک عرصے بعد گمراخوب میں جی اس معقل کو دیکھ  
کر بے حد خوش ہیں۔ لہذا انہوں نے تمام بچوں کے یوں  
جیع ہونے پر بڑے دل سے بخوبی پلااؤ پکا تھا۔ ان کے  
ہاتھوں کے پکے بخوبی پلااؤ کی تو کیا ہی بات تھی۔ پورا  
خاندان معرفت تھا، ان کے ہاتھوں کے پکے لذیذ پلااؤ  
کا خود ان کے بخوبی اماں جی کے ہاتھوں کے پکے  
بخوبی پلااؤ کے بے حد شوق تھے۔  
اماں جی رہنائی سرکاری پچھر تھیں۔ اماں جی نے  
ساری زندگی سرکاری پچھر کی حیثیت سے درس و تدریس  
کے فراغن بھائے گراب وہ رہنائی ہو چکی تھیں، جب کہ  
میاں جی سرکاری آفسر تھے اور وہ بھی اب ملازمت سے  
رہنائی ہو چکے تھے۔ دونوں میاں یہوی نے اپنے  
چاروں بچوں کو خوب پڑھایا، لکھایا تھا۔ جس کا نتیجہ کچھ  
یوں تکالا کہ بڑا بھائی ظفر آج گورنمنٹ آفسر تھا اور اسلام  
آباد میں اپنے بخوبی بچوں کے ہمراہ تیم تھا۔ جملی بیٹی منیہ  
شہر شہر کھوما ہوں گر جو دعا اماں جی کے ہاتھوں  
میں ہے۔ وہ دنیا کے مشہور سے مشہور شیف کے ہاتھوں  
ڈاکٹر میاں کے ہمراہ دوئی میں مقیم تھی۔ اقرآنے اماں جی  
میں بھی ٹھیں۔ ”ظفر نے اماں جی کی جانب دیکھتے ہوئے

اشارہ ملتے ہی چھلانے دست خوانیجا دیا۔ ایک  
عرضے بعد اماں جی کے ہاتھوں کے پکے بخوبی پلااؤ، شامی  
کتاب، کمیک کما کروہ سب بے حد خوش تھے۔  
”شہر شہر کھوما ہوں گر جو دعا اماں جی کے ہاتھوں  
نے میڈیا میں تھیں کی تھیں میں ذکری لی اور شادی کے بعد اپنے  
ڈاکٹر میاں کے ہمراہ دوئی میں مقیم تھی۔ اقرآنے اماں جی

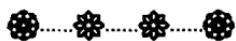


آمِزدیا

طے کیا ہے تو کر ہی جانا ہے  
دل نے حد سے گزر ہی جانا ہے  
ایسا کرتے ہیں تم پہ مرتے ہیں  
ہم نے یوں بھی تو مر ہی جانا ہے

وہ بوجھ دل اور نرم آنکھیں لیے فائل پکڑے سیرہ میاں ات ”جب تم میری دوست ہو کر اتنی فکر مند ہو تو پھر مجھے تخلیق رہی تھی۔ پتیر آفس تھا جاہاں سے اسے انکار سننے کو ملا تھا۔  
کرنے والا میر ارب تو میری ہر کمزوری سے واقف ہے تاں پھر بھی..... پھر بھی اس نے مجھے اس اتحان کے لیے چنان ہے تو آج مک تو بڑی بڑی ڈرگیوں اور تحریبے والے جو تباہی مختلط ہے پر تھے ہیں تو وہ تو بھی.....“ اس کے کانوں میں اپنی اس کی کوئی مصلحت ہی ہو گی۔“ وہ دیگرے سے فضہ کی بات عزیز ترین سیکلی کے الفاظاً کو بخجے لگے جو اس کی جاب کرنے کا کاش کر رہی تھی۔  
اس نے کھڑی سانس بھر کر ہاتھ میں پکڑے کافذ کو دیکھا جہاں چار میں سے تین جگہ سے دوہاں کاموں میں لوٹی تھی اور پچھوئی دلچسپی بے حد حیران ہوئی تھی۔

”جب... تم جاپ کرو کی؟ یہ سوچا، اگر کیسے تم نے؟“ وہ جگد جانے میں وہ خود مبتلا تھی۔ یہ ایک ہوم ٹیشن ہی جہاں تین پچھوئی کو پڑھانا تھا۔ ذیشنس کا ایڈرنس تھا۔ ایک تو علاقہ انجان پھر جانے کیے لوگ ہوں لیکن اسے اس وقت جاپ کی از حد ضرورت تھی اس لیے اس خری موقع کا آزمائے وہ ہمت کرنی پڑی۔  
”لیکن جاپ ملننا آسان بات نہیں ہے اور پھر اگر تو تم خود پڑھ دیو ہو۔ بغیر ڈرگی کے جاپ اپالائی کرنا بے قوفی ہے اور چلو مان بھی لو کر بھلے تمہیں کسی اسکول وغیرہ میں تو کریں مل بھی جائے تو چار پانچ ہزار میں ہو گا کیا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تم... تم... اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ اسے کیسے سمجھائے۔“ تم اتنی ڈرپوک قسم کی بڑی ہو۔ کتاب جو کئے تو آتی سے چھت کے سوئی ہو، لاست چلی جائے تو جھیجنیں مارنے لگتی ہو۔ یونیورسٹی تک کو اکل چھوڑنے جاتے تھے۔ تمہیں تو گمراہ کہا۔ گری کی شدت سے بے حال وہ صرف شرود بننے کے اور یوں کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہیں پا اور پھر جاپ میں ہزار اب چارائیں رہے تھے اور ناکامی در ناکامی نے اس کی تو ناٹی اور طرح کے لاگوں سے واسطہ پڑتا ہے پھر تو تم...“



مطلوبہ ایڈرنس پر پہنچ کر وہ گمراہ کے اندر داخل ہوئی اور دوسرے دریافت لانا میں اختقار کرنی کی اڑاکوں کو دیکھ کر اس کی ہمت دھوٹنے لگی تھیں۔ وہ مایوس ہو کر پہنچنے لگی تھی کہ ایک ملازم نے شہنشاہ روپ اسے پیش کر کے ایک خالی کری پر بیٹھنے کے لیے کھا۔ گری کی شدت سے بے حال وہ صرف شرود بننے کے اور یوں کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہیں پا اور پھر جاپ میں ہزار اب چارائیں رہے تھے اور ناکامی در ناکامی نے اس کی تو ناٹی اور

بے حس ہیں یہاں لوگ بھلا سوچ کے کرنا  
اس دور میں لوگوں سے وفا سوچ کے کرنا  
ایک بار جو روٹھے تو منا تم نہ سکو گے  
ہم جیسے وفاداروں کو خفا سوچ کے کرنا

زندگی کے باقی سال گزارنے کے بعد آج میں نے پہلی بار عالیہ کے بارے میں خود سے حق بولا ہے۔ عالیہ یعنی کے میری اکلوتی بھاولی جو میری ہی ہم عمر ہے اور حس کی شادی میرے ساتھ ہی ہوئی تھی۔ یہاں اب تو ہی نے مجھے رخصت کیا اور اگلے روز عالم کھر میں بہون کرائی گئی۔

زندگانی کا حلقوں ہی ایسا ہے کہ اگلا آپ کا بھلا بھی کر رہا ہو تو بھی رہا گلتا ہے۔ آپ کوں کی ملکیتی یہ ٹک کا گمان ہوتا

جب جب میں مسکے گئی عالیہ نے سلمان اور میری خاطر مدارت میں کوئی کمی نہیں رکھی تھی۔ اسی تو ہماری حصہ نہیں کیکن اب وہ تو میرے مالی حالات شادی کے بعد کچھ خاص اچھے نہیں تھے یہ سمجھے لگا تھا اسی پلے میں ہر آئے گئے کے سامنے ایسی غربت کے روئے روپا کرنی تھی اور سال میں دوبار جب

بھی میکا ہوتا میں دل کوں کرچ جھوٹ ملا کر بڑھا پڑھا کر اپنے دھرم سے سنائی۔

”خانے کیوں بلوچی نے میری شادی بھاگ کر دی۔ پس سلمان کے منہ سے عالیہ کی تعریف سن کر ہی مجھے پہنچے لگ پسی کلتوں سبھی ہوں میں۔“

”اس میں ابو جی کا کیا قصور صائم۔ یہ تمہاری قسمت تھی تاہم۔“ عالیہ پیار سے بڑی بہنوں کی طرح مجھے سمجھانے کی کوشش کرتی۔

”مسمیں کیا پا کر پیسے کی جگہ کیا ہوتی ہے۔ تم تو میرے بھائی کے پیوں پیش کر رہی ہوئیں۔ محمد سے پچھوٹنے کیے خوب سمجھتی تھی ان کی بات کا اپنے مظہر بھی فوراً مجھاً گلے دیکھاں گئی ہے۔“ سلمان طنزی مکار اپنے تھے۔

گریوی کی ترکیب:-  
 بڑے سائز کی دلچسپی میں کوئی اٹل کو درمیانی آنچ پر تن  
 سے چار منٹ بلکا گرم کر کے ثابت گرم مصالحہ ڈالنی، جب  
 کڑھانے لگتی ہے تو کھانہ اس سہرا فرنی کر لیں۔ سوچ میں گریوی  
 کے تمام مصالحے ملا کر دلچسپی میں ڈالیں اور اسی دریجہ میں کر لیں  
 علیحدہ سے نظر آنے لگے۔ پہلی پانی ڈال کر بیال آنے دیں  
 اور کوفتے شامل کر دیں۔ دلچسپی کو فتح کرنے پاکی کو خلک  
 ہونے تک پاکی میں۔ درمیان میں دلچسپی کو ایک سے دو مرتبہ  
 کپڑے کی مدد سے ہالیں۔ جب پانی خلک ہو جائے تو دوبارہ  
 سے ایک پیالی یا انی شامل کر کے ہر لمحہ اور ہر ہر جگہ چھڑک  
 دیں اور ہلکی آنچ پر (M پر) پانچ سے سات منٹ ڈھک کر  
 پاکی میں۔

زہرت ہمیں خیام۔ کراچی  
 برائیز گرین چل راس

جزاءں	دوخدا	دوخدا	دوخدا	دوخدا	دوخدا
آدھا کلو	اُبلے چاول	ہری پیاز	ہری سرچ	مکھن	کالی سرچ
ایک کپ	ایک چائے کا چنج	ایک چائے کا چنج	ایک چائے کا چنج	نیک	نیک
چھ عدد 100 گرام	ایک چائے کا چنج	ایک چائے کا چنج	ایک چائے کا چنج	سناہن	سناہن
	ایک کھانے کا چنج				

ترکیب:-  
 مکھن گرم کر کے اس میں ہسن اور ہری سرچ ڈال کر  
 بھونیں۔ جب ہسن کا رنگ گلزار ہو آؤں ہو جائے تو کئی ہری  
 پیاز، کالی سرچ بیکھر اور اُبلے چاول شامل کرنے کے لئے کریں۔  
 ہمنٹ کے لیے دم پر جیکیں۔ برائیز گرین چل راس تیار ہے۔  
 اور مصالحہ۔ تکہ لگنک

چکن جنڈی مصالحہ

جزاءں	چکن	جنڈی	شیل	پیاز (درمیانی اور سلاس کی ہوئی)	ایک عدد ایک کھانے کا چنج
آدھا کلو					
آدھا کلو					
تلنے کے لیے					

ایک کلو	ایک کھانے کا چنج				
دھنیادار میانی	حسب ذاتی	دھنیادار میانی	دھنیادار میانی	دھنیادار میانی	دھنیادار میانی
نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
پیاز	پیاز	پیاز	پیاز	پیاز	پیاز
لال سرچ پی کی ہوئی	Lal سرچ پی کی ہوئی	Lal سرچ پی کی ہوئی	Lal سرچ پی کی ہوئی	Lal سرچ پی کی ہوئی	Lal سرچ پی کی ہوئی
ہری سرچ	ہری سرچ	ہری سرچ	ہری سرچ	ہری سرچ	ہری سرچ
ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز
بستے ہوئے ہے	بستے ہوئے ہے	بستے ہوئے ہے	بستے ہوئے ہے	بستے ہوئے ہے	بستے ہوئے ہے
ڈھل دھوٹی کے سلاس	ڈھل دھوٹی کے سلاس	ڈھل دھوٹی کے سلاس	ڈھل دھوٹی کے سلاس	ڈھل دھوٹی کے سلاس	ڈھل دھوٹی کے سلاس
اثٹے	اثٹے	اثٹے	اثٹے	اثٹے	اثٹے
گریوی کے اجزائیں	گریوی کے اجزائیں	گریوی کے اجزائیں	گریوی کے اجزائیں	گریوی کے اجزائیں	گریوی کے اجزائیں
پیاز (باریک کی ہوئی)	ادک لہن پاہوا				
نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
لال سرچ پی کی ہوئی	Lal سرچ پی کی ہوئی	Lal سرچ پی کی ہوئی	Lal سرچ پی کی ہوئی	Lal سرچ پی کی ہوئی	Lal سرچ پی کی ہوئی
ہری سرچ	ہری سرچ	ہری سرچ	ہری سرچ	ہری سرچ	ہری سرچ
ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز
دھنیادار میانی	حسب ذاتی				
نیک	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
پیاز	پیاز	پیاز	پیاز	پیاز	پیاز
ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز	ہری پیاز
ادک لہن پاہوا	ادک لہن پاہوا	ادک لہن پاہوا	ادک لہن پاہوا	ادک لہن پاہوا	ادک لہن پاہوا
کوئی اٹل	کوئی اٹل	کوئی اٹل	کوئی اٹل	کوئی اٹل	کوئی اٹل

تیسی میں کوفتے کے تمام مصالحے ملا کر دو مرتبہ میں لیں۔  
 ایک اٹا شامل کر کے اچھی طرح ملا میں اور وہ میں سے پندرہ منٹ  
 کے لیے ترقی میں رکھ دیں اس اچھا ٹھوٹ کو سخت سماں ہالیں ہاتھوں  
 کوپکا سا پھانٹا کر کے قلبی کاچھی طرح ٹھوٹوں پر لپیٹ دیں۔  
 چاہیں تو دھلے گے سے ہاتھ کا اچھی طرح محفوظ کر لیں۔ دوبارہ  
 سے گریوی کھانے تک فتنہ کیسی رکھ دیں۔

شروع اللہ کے نام سے جو یا ہم یا ان اور بھائیت درج کرنے والا ہے اکتوبر کا شام ۲۰۱۸ء میں سب کپندا یا سالول کھلی کر آئے۔ سرلا اور تعریف و تجدید سے ہمارے خلود لئے اپنے کاروبار میں کیا گا کہ کیا اسی طرح مصطفیٰ کی حکمت کائنات بھی ادا کرنی رہیں۔ تو چلے اس بارے پہنچے ہیں لیکن کون نہیں اپنا نام دش دکھانے ہے۔ لیکن اپنے کاروبار میں کیا گا۔

”تے سخت سکھ لایا، مجھ پس دلا یا  
شجے جلا جلایا، میں ہوئی کلی  
تیرے سخت جعلایا۔“

☆ فرازیہ را پس طیعت کی خلیلی کو بوجاتا تھا اس تھرکھا اچالا اور ایک لکھنؤتھیں بچ کئے دعا کوئی کرتا ہے جو جدید ہے میکس بھی دیں۔ سب ستر اورست جلدی سے ملے کے ہو جائیں۔

مسموم کنوں ..... ہوسو۔ دکھا جاؤں گے کہ مل کا اٹلیں مردوں کی نہ سخت نظر تو کوئی کوئی بیٹھ جائیں۔ میر اٹلیں ہو خود اٹلیں کے قتوں کا بھرپور اٹلیں گے۔

آئی کا ناول محبت اس ہوئی ہے۔ اسی ناول اس سچی پر بنی گئی اور اسی محبت اس ہوئی چیلٹ کے کلن اسے بیان دلاتے کرتے ہیں۔

نیر غریب ایسا پاک ہم سے پڑتے ہیں کی اچالا کا پس لفٹ سلوں میں جا کر جانے والی اس کے لیے مٹھوں مل۔ بچہ کریں اپنی آنکھ زر مطلع ہے۔ اپنی بائیں کہ کہا جاتے ہیں مخاطب۔



### شمسائد کا شف

فائزہ شاہ..... علامی کاظمی

س: کوشاںکا پی گو..... ہم ہر راتیں کتاب پہیں شامل  
جنہیں کرتیں؟

ج: شامل کرتے یا اب تاؤ میں ہڑوں تھاںے کان کے  
نیچے ایک دوار سارا۔

س: آپ ایک، دو، تین کو (دیک، داد، تون) کیوں نہیں  
کہتے؟

ج: کیونکہ ان کو بخوبیں آتی اس لیے۔

س: آگر آپ استھانی ہوتی تو ہم پچھے بچارے مستقبل  
میں کہہ بھوئے ہوئے؟ (لیلہ)

ج: مستقبل میں کیا تم تو انہیں بھی کہہ بھی ہو بہت زور سے

444

س: آئی رسلی اب پاٹی..... یک منہیں حقیقت ہے؟

ج: اور ایمان سے لوئی بھی تم اشویں بھی لقین نہیں۔

س: بیدات کے تین بچا کپ کننا پھی کی کیا سوچی ماں کر  
ہم بڑے ساتھے ہیں کر؟

ج: ذرا فخر سے دیکھو یہ قص تم کردی ہو میرے کردے  
جلبات پڑھ کر۔

س: میں ہمیشہ ایک روئی کھاپتی ہوں، وہ کیوں نہیں ہاں  
آپی؟

ج: بہت جھوٹی ہوا ہمان سے ایکذ یوہ کھائیں۔

س: کل ایک اکل نے مجھ سے آپ کا نمبر مانگا..... کیا  
خیال ہے وہوں یادو گھوٹے سے سید کروں؟

ج: وہ کونسے لگاؤ کر تھا انہر کیوں نہیں مانگا جبکہ تو تھا ری  
ٹانپ کے تھے۔

عائش پروین..... کامی

س: آپی میں اتنی پیاری ہوں کیا کہ لوگ ہنگیں رعنیاں  
بھی مجھ سے جلتی ہیں؟

ج: جسراں کی، جتنی ہوں گی تکمی۔

س: میں آپ کے دل کی پرائی مشریعوں اپ پیرے دل کی  
چیف مشریعوں میں ہلہلہ؟

ج: اب اپنے دل سے برے برے خیال نکال دو۔ یہ سما  
آندرے ہے

س: آپی ایک بات تاکیں یہ محبوب اپنی محبوب کی رقصوں کی  
اتی تعریف کرتے ہیں، اگر بھی زمیں شادی کے بعد سامن سے  
نکل آئیں تو اتنا والوں کا کیا کہا؟

ج: کیونکہ محبوب شادی سے پہلے انہیں سوارتی ہے لہو شادی  
کے بعد وقت نہ ہوئے کا دعاویٰ ہے۔

س: اچھا آپی طبقی ہوں پھر سے آنے کے لیے تب تک  
اجازت دیں۔ ابھی اسی دعا کے ساتھ اللہ حافظ۔

ج: دعا تو میں نے اتنی تھی تھا تاڑ کہتا ہوا؟  
شازی یہ ہم..... اسلام آماد

س: شامل آپی ہر مسلمان کا شیوه ہے کی جگہ میں محفل  
میں داخل ہونے سے پہلے کرتا ہے؟

ج: سلام کے بعد اجازت طلب کرتا ہے اب تم آئی گئی ہو  
تو بیٹھ جاؤ۔

س: کیا آپ پہنچیں میری طرح پر بیان ہیں ہملاک سے؟

ج: تمہاری جوؤں سے  
س: میشن کی انجمنی کیا ہوتی ہے؟

ج: شادی خانہ بادی۔

س: دل نوال کو اچاک کوئی خرابی کا سختیں ملے تو کیا کرنا  
چاہیے؟

ج: زندگی کی گاڑی کا رخ موڑ لیتا چاہیے اور بہت احتیاط  
سے ڈرائیور کرنی چاہیے۔

س: شرعاً کجا جواب شعر سدیں۔

ج: کہ اس نے منہ پھیر کر کہا اللہ ہملا کرے گا  
جاذب چھاکی..... مری

س: مخصوصی پیاری کی یوٹ فیری تھی ہماری احتجاجی اعزاز  
میں خدمت خاطر کیجیے ورنہ نہیں؟

ج: تم روڈو گی پلیز یہ غلطی مت کرنا وہہہ ہمارا ہماں کل  
جائے گا۔

س: شامل جاؤ اہم اکروسو ہے ہیں کہ جس نے آپ کا ہام  
شامل کھاں نے سیما کیا سوچ کر کھا (لیلہ)

ج: نام تو بہت سوچ سمجھ کر کھا تھا بتا اُنہیں یہیں ہما تھا  
کہم لوگوں سے مسلط پڑ جائے گا۔

بہت لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میرے چہرے پر دانے اور غیر ضروری بہال ہیں پلینز کوئی حل نہ تائیں۔ میری بہن جس کی عمر بائیس سال ہے نسوانی حسن میں کمی کی وجہ سے پریشان ہیں اس کا بھی علاج جبوئی فرمادیں بہت مہربانی ہوئی آپ جادویات ہتاں میں کمی وہ کھال سے ملیں گی یہ بھی بتا دیں۔

محترم آپ اپنے وزن کے مسئلے کے لیے PHYTOLACE Q خاتمے کے لیے HAIR INHABITER BREAST BEAUTY کیلئے سے بذریعہ ایزی یہیں معمولیں۔ حریم معلومات کے لیے کلینک کے فون نمبر پر رابطہ کریں۔

گل ہائیزم ہلپم سے صحتی ہیں کہ میری عمر سول سال ہے مگر میرا قد بہت چھوٹا ہے جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں مہربانی فرمادیں۔

محترم آپ CALCIUM PHOS 6X کی BARIUM CARB 200 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں دو گولی دن میں تین بار کھائیں اور

ہفت میں صرف ایک مرتبہ تک لہر جوں جنگ سے صحتی ہیں کہ میری ای کا مسئلہ یہ ہے کہ ان کے بعد ہمچنانچہ کھانا تیس لکھایا جاتا پچھے کھائی ہیں تو ہمچنانچہ کھانا تیس ہوتا ہے۔ سارا دن جلن رہتی ہے۔ برائے کرم دوا جبوئی فرمادیں۔

محترم آپ اپنی والدہ کو NATRUMPHOS 6X کی دو گولی کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے کھلائیں۔

مرچ صاف لے والے اور سراغن کھانوں سے پرہیز کریں ان شام اللہ افاقہ ہو گا۔

نورخان اسلام آباد سے صحتی ہیں کہ میرا مسئلہ شائع کی بغیر مناسب حل جبوئی فرمائیں۔

محترم آپ SARSA-PHILLA 200 وسیلے سال چھیڑا ہوا ہے اور پہیٹ بھی

عابد حسین وزیر پورہ سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ میری عمر ست برس ہے مجھے پیشتاب کرنے کے بعد جلن اور درد محسوس ہوتا ہے۔ کی وقت پیشتاب رک کر بھی آتا ہے بلکی جلن اور درد رہتا ہے۔ پیشتاب کی روپرث بالکل ٹھیک ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے گھنٹے میں درد ہوتا ہے اتنے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے اور ہر کی الکلیاں سکت محسوس ہوتی ہیں براہ کرم دوا جبوئی فرمادیں۔

محترم آپ اپنے پہلے مسئلے کے لیے CANTHERAS-30 کپ پانی میں دن میں تین مرتبہ لیں اور درم رے سکتے کے لیے 30-R-TOX کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں دن دو دفعہ چنج اور شام میں ان شام اللہ افاقہ ہو گا۔

جان علی شیرخان بنوں کے بھی کے سے لکھتے ہیں کہ میرا مسئلہ یہ ہے کہ کمر کے نعلے حصے میں ہر وقت درد ہوتا ہے اور بازوں اور ناخنوں میں بھی درد ہوتا ہے۔ نیند سے اتنے کے بعد میری بڑیاں چنک چنک کرتی ہیں جنم پڑیوں کا ذہنچہ ہو گیا ہے۔ جب میں نیندیں ہوتا ہوں تو میرے منہ سے تھوک بہہ رہا ہوتا ہے میری عمر میں سال ہے اور وزن 67 کلو ہے براہ کرم دوا جبوئی فرمادیں۔

محترم آپ دید کے لیے 30 MAG-PHOS کے تین قطرے آدھا کپ پانی میں تکلیف اور درم ری دوا CAL-PHOS 6X کے لیے آخر میں دیے گئے نمبر پر کلینک سے رابطہ کر کے معمولیں۔

خانی راجحہ کوئی آزاد کشیر سے لکھتی ہیں کہ میری عمر میں سال چھیڑا ہوا ہے اور پہیٹ بھی